بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ۲ مابعد للعہ

قادیان ضلع گورداسپور

سرای جہان منتظر خوش باش کا ندولستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ — آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — نمبر ۱۳

۱۳ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم بانو گرائی چہار قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقین سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلے درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری از آن روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	للعہ
معاونین درجہ اول جن کو ۵ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	۵
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	۲
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲/

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا۔

رسید زر اخبار مین چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار رہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

کتبہ عاجز

نمبر (۱۳) | مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء | جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

دنیا مین شراب خوری کس نے پھیلائی | لائی مین ایم جونس صاحب اخبار نیویارک ٹرتھ سیکر مین ایک مبسوط مضمون لکھتے ہین جس مین یہ ثابت کیا گیا

ہے کہ دنیا مین شراب خوری پھیلانے والا صرف عیسوی دین اور اس کا بانی اور اس بانی کے پیرو ہین صاحب موصوف کیا خوب لکھتے ہین "جس بانی مذہب کا فخر اس امر مین ہو کہ اس نے صاف پاک پینے کے لائق پانی کو بھی شراب بنا دیا تھا اس کی امت اگر شراب کے مشکون مین غرق نہ ہو جائے۔ تو پھر ایمانداری کیسی۔ وہ لکھتے ہین کہ نمونہ خود موجود ہے کہ جن ممالک مین عیسائیون کا دخل نہین ہوا۔ وہان اب تک شراب نہین پی جاتی۔ کرورون مسلمان اور چینی اور ہندو اور دیگر اقوام ایسی موجود ہین جو اس بد عادت سے بچی ہوئی ہے لیکن عیسائی بھی سارے کے سارے شراب مین ڈوبے ہوئے نہین ہین بلکہ ان مین صرف پچاس فیصدی متوالے ہین اور باقی پچاس اعتدال کے ساتھ پینے والے یا بالکل تارک ہین۔ پانی کا شراب بنانے مین یسوع نے نہ صرف اخلاقی گناہ کیا تھا بلکہ خود شریعت اور انبیاء کی مخالفت کی تھی کیونکہ لکھا ہے کہ تو اُس پیالے کی طرف نگاہ بھی نہ کر جس مین کہ شراب چمک رہی ہے" پھر صاحب موصوف ان لوگون کی حالت پر تعجب کرتے ہین جو عیسائی کہلا کر شراب کی مخالفت مین سوسائٹیان بناتے ہین اور ٹمپرنس ایسوسی ایشن قائم کرتے ہین۔ عیسائیون کے واسطے جائز ہی کب ہے کہ شراب کی مخالفت کرین۔

ایک دفعہ کلکتہ کے عیسائی اخبار اپی فینی مین سوال پیش ہوا تھا کہ کیا شراب کا پینا جائز ہے۔ تو اس نے جواب دیا تھا کہ ہان جائز ہے کیونکہ خداوند یسوع مسیح شراب بھی پیا کرتے تھے اور گوشت بھی کھاتے تھے۔ خوب۔ جب خداوند کا یہ حال ہے تو چیلے چانٹے جو کرین سب روا ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ قوم کیسی خراب ہے کہ خدا کے نبی کو بھی بدنام کر رہی ہے۔

گرجاؤن مین عیسائون کے مرد سر سے ننگے جاتے ہین ننگی میمین گرجہ مین

مگر عورتین ٹوپی پہن کر جاتی ہین۔ یہ مذہبی رسم ہے اور قدیم سے چلی آتی ہے مگر آجکل میم صاحبان کی ٹوپیان اتنی اونچی ہوتی ہین۔ اور پھر آیت وار کے دن بالخصوص زیب و زینت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اس واسطے ان کے پیچھے بیٹھنے والون کے آگے ایک دیوار بن جاتی ہے اور پادری صاحب کا چہرہ نظر نہین آتا۔ اس واسطے امریکہ کے ایک گرجہ مین یہ تجویز ہوئی کہ عورتین بھی گرجہ مین سر ننگی رہا کرین۔ اس کو پادری صاحب نے اپنے وعظ مین گناہ قرار دیا ہے پر لوگ مانتے نہین اور اس طرح ایک جھگڑا کھڑا ہو گیا ہے۔

ثلج والی پیشگوئی | ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ سیکر مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ

گذشتہ ہفتہ مین شہر نیویارک گیارہ انچ برف کے نیچے دب گیا تھا۔ منہٹن کے بازارون مین سے برف ہٹانے پر قریب پچیس لاکھ روپیہ کے خرچ ہوا ہے۔

یسوع انسان تھا یا خدا؟ | ایک صاحب جو کینارڈ نام لنڈن کے اخبار ایگناسٹک

جنرل مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۷ء مین ایک لمبے مضمون مین اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ یسوع انسان تھا نہ کہ خدا۔ وہ لکھتے ہین کہ یسوع جب کہ خدا تھا تو کیا اس کو یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے بچپن ایک ملک کی زبان سیکھے۔ چھوٹے بچون کی طرح پہلے مفرد الفاظ سیکھے اور وہ بھی غلط۔ پھر رفتہ رفتہ فقرات سیکھے اور اس طرح تیس سال تک تعلیم حاصل کرنے مین گذارے اور تعلیم بھی وہ جو ایک خاص فرقہ اور ایک خاص علاقہ کے متعلق تھی کیونکہ وہ اس وقت کے دیگر تمام ممالک کے حالات علوم اور زبانون سے ناآشنا تھا۔ پھر اس تیس سال کی محنت کے بعد تین سال چند یہودیون کے درمیان وعظ کرے اور وہان بھی ڈرتا ڈرتا کبھی پہاڑون مین کبھی کشتیون مین چھپتا رہے اور وہ چھپنا بھی کام نہ آوے۔ ساری عمر مین بارہ شاگرد بنائے وہ بھی ایسے کہ ایک نے تیس روپے لے کر قاتلون کے حوالے کر دیا گویا کہ یسوع اس کا غلام تھا اور اس کے فروخت کرنے کا حق بھی اس کو حاصل تھا اور دوسرے نے مونہہ پر کھڑے ہو کر لعنت کی اور باقی بھاگ گئے۔ اور چند یہودیون نے اس کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ کیا یہ قادر مطلق خدا ہے۔ !!!

اس کے اخلاق کو دیکھو کہ ماں کو جھڑکیان دیتا ہے اور اُسے ماننا ہی نہین کہ تو میری ماں ہے۔ اس کے شاگرد لوگون کے کھیت مین سے چوری کرتے ہین تو اُسے جائز رکھتا ہے بے جان درخت پر بے موسم پھل نہین ہے تو درخت کو گالیان دیتا ہے۔ کیا یہ خدا رحیم و کریم کے اخلاق کا نمونہ ہے۔

اس کے تمدن کو دیکھو کہ غریب لوگون کے جانورون کے گلے کے گلے دریا مین ڈبو دیتا ہے۔ لوگون کے پاکیزہ پانی کو بدل کر شراب بنا دیتا ہے۔ تاجرون کو مارتا ہے اور ملک کا قانون ناجائز طور پر اپنے ہاتھ مین لے لیتا ہے۔ کیا یہ خدا ہے۔ تعجب۔

اے خدا ہم کو ایسے خداؤن اور ان کے پرستارون سے بچا۔

ریویو آف ریلیجنز | یہ ماہوار رسالہ اس کے لائق ایڈیٹر کے ہاتھون جس محنت اور خوبی کے ساتھ

نکلتا ہے اس کی قدر اب یورپ امریکہ مین ہونے لگی ہے بہت سی اچھی اچھی چٹھیان اس کے حق مین وہان سے آتی ہین اور بعض اخبار فخر کے ساتھ اس کی بعض عبارتین اپنے اخبارون مین نقل کرتے ہین۔ چنانچہ تازہ ڈاک ولایت مین ہی ایک اخبار نے اس کے مضمون غلامی مین سے ایک حصہ بطور اقتباس کے نقل کیا ہے۔

وی پی

نہایت افسوس ہے کہ بعض صاحبان کو وی پی کی واسطے بہت عرصہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے جس کا وہ کچھ جواب نہین دیتے اور پھر وی پی واپس کر دیتے ہین باادب گذارش ہے کہ اس مین کارخانہ کا بہت نقصان ہوتا ہے ایسا نہین کرنا چاہیئے۔

خوف کا علاج

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء- امرتسر سے برادر احمد حسین صاحب کا خط حضرت کی خدمت میں آیا- جس میں دل کے خوف کا علاج حضرت سے پوچھا ہوا تھا- اور لکھا تھا کہ سنا گیا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ۲۵ دن سے پہلے سب لوگ یہاں چلے آئیں اور ڈوئی کے نشان پر مبارک باد تھی- اسکے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا "دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں-

زلزلہ سے بچاؤ کس طرح

اور میں نے کسی کو نہیں کہا کہ زلزلہ یا طاعون سے ڈر کر قادیان میں آجائیں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں- اور خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں- اور زلزلہ کے دن قریب آتے جاتے ہیں- جس سے جانوں کا بہت نقصان ہوگا مگر نہیں معلوم کہ وہ نہایت سخت زلزلہ کب آئیگا- ڈوئی کا مرنا حقیقت میں بڑی فتح ہے- تمام اخباروں میں اسکا ذکر ہے"

ایک اور تازہ نشان

ذکر تھا کہ آج کل بہت سے شہروں میں سخت طاعون ہے اور قادیان کے اردگرد بھی بہت طاعون ہے صرف گاؤں میں نسبتاً آرام ہے- فرمایا- ہر ایک خبر کا حال سننا ہی معلوم ہوتا ہے- دوسری جگہوں میں قہر الٰہی کی آگ برس رہی ہے مگر جب سے کہ یہ الہام ہوا ہے کہ "یا اللہ اب شہر کی بلائیں ہی ٹال دے" تب سے قادیان میں گویا امن ہے- یہ بھی ایک تازہ نشان ہے اور سوچنے والوں کے واسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے-

خواص کی موت کا نشان

ذکر آیا کہ اب تو اخباروں میں بڑے بڑے آدمیوں کے مرنے کی خبریں آرہی ہیں- فرمایا- یہ اُس الہام الٰہی کے منشاء کے مطابق ہیں جس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ من الناس والعامۃ یعنے طاعون میں اس حصہ خاص کے لوگ بھی ہلاک ہوں گے اور عام بھی-

عذاب برزخ

ایک دوست کا خط پیش ہوا کہ چکڑالوی ملاں نے اپنا مذہب یہ شایع کیا ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو ساتھ ہی روح بھی مرجاتی ہے اور قیامت کے دن پھر ہر دو زندہ کئے جاویں گے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی کو جو پہلے مرا ہے زیادہ مدت تک عذاب ہو اور جو قیامت کے قریب مرے گا اُس کو عذاب تھوڑی مدت ہو-

حضرت نے فرمایا- یہ چکڑالوی کی جہالت کا خیال ہے- یہ اعتراض تو تب وارد ہوسکتا ہے جبکہ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے واسطے ہو جس سے انسان کے واسطے کبھی بھی چھٹکارا ہونے والا نہ ہو- یہ مذہب بالکل غلط ہے اور قرآن شریف اور حدیث کے بالکل برخلاف ہے- قرآن شریف سے [illegible] ثابت ہے کہ ابدی نعمت عذاب کا انکار کرا [illegible] عذاب [illegible] جائیگا- خدا تعالےٰ غفور الرحیم ہے- یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ جس انسان کو خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے اور وہ اُس کی مخلوق ہے اور اُس کی ملکیت میں اسکے لئے کا حصہ ہے وہ اُس کو ایسا عذاب دیوے کہ کبھی اُسکے واسطے نجات ہی نہ ہو- یہ مذہب آریوں کا ہے کہ انسان کے واسطے نجات کبھی نہیں وہ کسی نہ کسی جون میں پڑا رہے گا- لیکن معلوم نہیں ہوتا ہے کہ لاکھوں کروڑوں کیڑے مکوڑے کب تک انسان بنیں گے- ایک ایک قطرے میں صدہا کیڑے پائے جاتے ہیں- آریوں کا پرمیشر لیا دیوالیہ ہے کہ کل جگ آگیا مگر تا حال کوئی صورت مکتی کی انسانوں کے واسطے پیدا نہیں ہوئی-

نشان ڈوئی کی یادگار

سکرٹری انجمن احمدیہ کا ایک خط حضرت اقدس کی خدمت میں لکھی ہیں:- بسم اللہ الرحمن الرحیم- نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم- مبارک باد- حضرت امام الوقت رئیس قادیان- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ- ڈوئی کے ہلاک ہونے کی خبر سے تمام جماعت کو خوشی حاصل ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور ایک کذاب کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر دیا- اس جگہ جماعت نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار میں چندہ بھی جمع کیا ہے تاکہ کوئی یادگار بنائی جاوے اور چندہ انشاء اللہ جلدی قادیان بھیج دیا جاویگا:-

---

درخواست نماز جنازہ- محمد تقی صاحب مرشد سے اپنے برادر مرحوم کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں عبد الحکیم صاحب احمدی اپنی مرحوم اہلیہ کے واسطے درخواست دعا کرتے ہیں-

میاں بوٹے خان تنکار پور سے ایک مرحوم بھائی جیون خان کے واسطے دعاء جنازہ کی درخواست کرتے ہیں-

المفتی

[illegible] **بچے کے کان میں اذان**- حکیم محمد عمر صاحب نے فیروزپور سے دریافت کیا کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان اُس کے کان میں اذان کہتے ہیں- کیا یہ امر شریعت کے مطابق ہے یا صرف ایک رسم ہے-

فرمایا- یہ امر حدیث سے ثابت ہے- اور نیز اُس وقت کے الفاظ کان میں پڑے ہوئے انسان کے اخلاق اور حالات پر ایک اثر رکھتے ہیں- لہذا یہ رسم اچھی ہے- اور جائز ہے-

[illegible] **نشان کے پورا ہونے پر دعوت**- خان صاحب عبد المجید نے کپورتھلہ سے حضرت کی خدمت میں ڈوئی کے متعلق نشان کے پورا ہونے کی خوشی پر دوستوں کو دعوت دینے کی اجازت حاصل کرنے کیواسطے خط لکھا- حضرت نے اجازت دی اور فرمایا- کہ تحدیث بالنعمت کے طور پر ایسی دعوت کا دینا جائز ہے-

[illegible] **سفری تاجر**- ایک صاحب محمد حمید الدین کا ایک سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں اور میرے بھائی ہمیشہ تجارت عطریات وغیرہ میں سفر کرتے رہتے ہیں کیا ہم نماز [illegible] کیا کریں-

فرمایا- سفر تو وہ ہے جو ضرورتاً گاہے گاہے ایک شخص کو پیش آوے نہ یہ کہ اُس کا پیشہ ہی یہ ہو کہ آج یہاں کل وہاں- اپنی تجارت کرتا پھرے- یہ تقویٰ کے خلاف ہے کہ ایسا آدمی اپنے کو مسافروں میں شامل کرکے ساری عمر نماز قصر کرنے میں ہی گذار دے-

[illegible] **صنعت کفار سے فائدہ حاصل کرنا**- ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ جب ریل دجال کا گدھا ہے تو ہم لوگ اس پر کیوں سوار ہوں-

فرمایا- کفار کی صنعت سے فایدہ اُٹھانا منع نہیں ہے- آں حضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا تھا- کہ گھوڑی کو گدھے کے ساتھ ملانا دجل ہے- پس ملانے والا دجال ہے لیکن آپ برابر خچر پر سواری کرتے تھے- اور ایک کافر بادشاہ نے ایک خچر آپ کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور آپ اُس پر برابر سواری کرتے رہے-

---

مبارک- حافظ عبد الرحیم صاحب کلرک دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے گھر میں فرزند نرینہ پیدا ہوا- اللہ تعالےٰ نیک اور عمر والا بنائے-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷

خدا کی تازہ وحی

۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء ۔ اردت زمان الزلزلہ ۔

ترجمہ۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے۔

نوٹ۔ یہ الہام گذشتہ اخبار ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۷ میں بھی شایع ہو چکا ہے اس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہے جس کا وقت قریب آگیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷۔ لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دونگا۔

(۲) اِنّی مَعَ الرّسول اقومُ

ترجمہ۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ یعنی اس کی نصرت اور حفاظت کرونگا۔

۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء (۱) وَالضُّحٰی وَاللَّیلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیرٌ لَّکَ مِنَ الْاُولٰی۔

ترجمہ۔ ہم قسم کھاتے ہیں وقت چاشت کی اور رات کی جبکہ ڈھانپ لیوے کل چیزوں کو کہ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا۔ اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہے اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے۔

(۲) وَاللہِ لَوْلَا الْاِکرام ۔ لَھَلَکَ المقام ۔
قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اکرام ہم کو منظور نہ ہوتا۔ تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا۔

(۳) اِکرَامٌ تَسمَعُ بِہِ المَوتٰی ۔
تیرا ایسا اکرام کرونگا کہ اسکے ذریعہ سے تو مردوں کو سنائے گا۔

(۴) علمہ عند ربی لَا یَضِلُّ رَبِّی وَلَا یَنسیٰ
ترجمہ اسکا علم میرے رب کو ہے میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

(۵) لَا تَطَاءُ قَدَمُ العَامۃ قَدَمَ النّبیّ
ترجمہ عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کر سکتا۔

(۶) بلغت قدم الرسول ۔
ترجمہ میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں۔

(۷) اِنّی علےٰ کلّ شیءٍ قدیر ۔ بیشک میں ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں۔

۲۷ مارچ کلواحد منھم تجی ۔ (۲) انقلب علے عقبیہ ۔ (۳) لقد اثرک اللہ علینا

الخطبہ نمبر ۲

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں۔ اور ان کو حضرت سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے۔ کہ بذریعہ اخباروں کے واسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرنی اسواسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے۔ یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

اخبار قادیان۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں درس قرآن حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہیں۔

اطلاع۔ اخبار بدر کا کاتب دو تین روز کی رخصت پر گیا تھا۔ آج ہفتہ ہو گیا ہے واپس نہیں آیا۔ اس اخبار کی کاپیاں بمشکل تمام پوری ہو سکی ہیں قادیان میں کاتب کا ملنا مشکل ہے اسواسطے اگر اگلا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے تو احباب معذور سمجھیں ✢

بدر ضمیمہ

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

فصل - اس میں ف تعقیب کے واسطے ہے - کیونکہ جب ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا فرمائی ہے تو اب بعد اس کے تجھے چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے شکر میں نماز پڑھے اور قربانی دیوے ۔

یا فٓ ترتیب اور سبب کے لئے ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ

فائدہ - اس سورۂ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم ہوا ہے - مگر زکوٰۃ کا حکم نہیں ہوا - اس کی وجہ یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے پاس مال جمع نہیں کرتے تھے ۔

إنّ شانئك هو الابتر - ومن اعظم شانئيه من ردّ الكتاب وما جاء به وجعل ما جاء به من الاساطير الاولين وانه سحر يؤثر - وانه قول البشر - او شعر او كهانة - او يعلمه البشر - فهذا السيل بلغ الزبى - وبه طم الوادي القرى - فمن تولى الكبر من شانئه مكيًّا كان او مدنيًّا امّيًّا كان او كتابيًّا وضيعًا كان او شريفًا حصل له نصيبه وحظه - من شنآنه والانتقام به على قدر شنئه وعداوته - انظروا الى رؤساء قريش وعمايد مكة وسادات الوادي - والى كان مدينة الذين كان الناس ان يتوجوهم ويملكوا وحتى قالوا ليخرجن الاعز منها الاذل - فجعل الله سبحانه الخير كله له صلى الله عليه وسلم حتى قال ان تستفتحوا فقد جاءكم الفتح - وقال في اموالهم فسينفقونها ثم تكون عليهم حسرة ثم يغلبون - فهل ترى لهم من باقية فشاني رسول الله صلى الله بل شاني خلفائه ونوابه ابتر من كل خير وهذا ظاهر لا خفا فيه ما آل اليه امر ابي جهل وابن ابي بن سلول وابي عامر الراهب الذي اسس بناءه على شفا جرف هار فانهار به في نار جهنم - وهلك طريدًا شريدًا وحيدًا وما حصل لمن خالف الصديق من العرب ومن خالف الفاروق من كسرى وقيصر وملوك مصر ومن خالف عثمان من اهل افريقه وخراسان ومن خالف عليًّا -

ثم من خالف في زماننا المبارك مجدد المائة الرابعة عشر وزعيمها والمهدي المعهود والمسيح الموعود

تحقیق دشمن تیرا ہی ابتر ہے - آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی دشمنی یہ تھی جو آپ کی وعظ توحید کی تردید کی گئی اور آپ کی رسالت جو تعلیم الہی اور شفقت علےٰ خلق اللہ کے لئے تھی اس کا ...... انکار کیا گیا اور آپ پر جو کتاب ہدایت کے لئے نازل ہوئی اُس کو رد کیا گیا بلکہ آپ کو کہا گیا کہ یہ صرف کہانیاں ہیں جو تم پیش کرتے ہو - حالانکہ وہ تمام بیانات اسکے لئے بشارات اور انذارات تھے اور بعض نے کہا کہ یہ الہام الہی نہیں بلکہ صرف ایک انسان کا قول ہے - کسی نے کہا یہ ایک شاعر ہے جو شعر گوئی کرتا ہے اور کسی نے کہا کہ یہ ایک کاہن ہے جو کہانت کا کام کرتا ہے - اور کوئی بولا کہ کسی انسان نے اس کو تعلیم کی ہے - پس یہ ایک سیلاب تھا جو بہت بڑھ گیا تھا اور اس سے وادی مکہ بھر گئی تھی - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سے جو کوئی تکبر کے ساتھ بڑھا اُس نے اپنی بدبختی کا حصہ لیا اور اُسکا بدلا پایا خواہ وہ مکی تھا یا مدنی تھا - خواہ اَن پڑھ تھا اور خواہ اہل کتاب میں تھا - خواہ عوام میں سے ہوا خواہ شرفاء میں سے ہوا - سب نے اپنا بدلا کافی پایا - آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنی قدر کے مطابق اور اپنی عداوت کے درجہ کے موافق اپنا کیا اور بویا اُٹھایا اور ابتر ہوا - سرداران قریش کی طرف دیکھو اور عمایدِ مکہ کی طرف نظر کرو اور اس وادی کے سرداروں کی طرف نگاہ کرو اور شہر کے ارکان کا حال دیکھو جن کو لوگ اپنی سرداری کا تاج دینے تھے اور انھوں نے تدابیر کیں اور کہا کہ اس شہر کے شرفاء ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دینگے پس اللہ تعالےٰ نے تمام خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کر دی اور دشمن محروم رہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر تم فتح چاہتے ہو تو اب فتح تمہارے لئے آگئی ہے - اور اُن کے اموال کے متعلق فرمایا کہ قریب ہے کہ وہ اپنے مال خرچ کرینگے پھر وہ خرچ بھی اُنکے لئے موجب حسرت ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائینگے پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان دشمنوں میں سے کوئی باقی ہے ۔

سو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بلکہ آپکے خلفاء راشدین اور آپکے نائبوں کے دشمن بھی ہر ایک نیکی سے ابتر ہوئے - اور یہ امر ظاہر ہے کوئی مخفی بات نہیں - دیکھو ابو جہل کا کیا انجام ہوا اور ابن ابی بن سلول نے کیا نتیجہ پایا اور پادریوں کے لارڈ بشپ ابو عامر کو دیکھو جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سارا زور خرچ کیا اور آگ کے گڑھے کے کنارے پر بڑی بنیاد کھڑی کی اور پھر اُسی آگ میں گرایا گیا - اور اکیلا آوارہ بیکس اور بےبس ویرانوں کے اندر ہلاک ہو گیا - پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوا جنھوں نے اہل عرب میں سے خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور پھر اُن کا کیا حال ہوا جنھوں نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا اگرچہ وہ بڑی سلطنتوں کے قیصر اور کسریٰ تھے اور مصر کے ملک کے بادشاہ تھے اور پھر اُن اہل افریقہ اور اہل خراسان کو کیا حاصل ہوا جنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی تھی اور پھر انھوں نے کیا پایا جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی - اور انکا کیا حال ہوا جنھوں نے معاویہ اور بنو امیہ کی تحقیر کی -

پھر اس کی مثال زمانہ حال میں موجود ہے - دیکھو کہ ان لوگوں کا حال ہو رہا ہے جنھوں نے ہمارے اس مبارک زمانہ میں چودھویں صدی کے مجدد اور متکفل مہدی معہود اور مسیح موعود

كدا عى - الا ترى ليكهرام وشيطان النصارى اثم
وامثالهما كل اخذ بذنبه -
وكذا من دونهم كل شانئ محمد رسول ابتر - و
شانئ خلفائه ابتر من كل خير فيبطل رفع ذكره
بل ذكره بالخير وابترا هله وماله اخر الدنيا و
الاخرة وابتر حيوته وصحته وفرصته فلا
ينتفع بها فى الدنيا ويتزود بها الاخرة فما
بقيت اذنه داعية للخير وبصره وبصيرة
ناظرة الى السنن الالهية لازدياد الايمان
والمعرفة ومحبة الله وابتر من الانصار
والاعوان للاعمال الصالحة وابتر من ذائقة
حلاوة الايمان ران باستر نقلبه من الاوابد و
الشوارد - وهذا جزاء من شنأ بعض ماجاء به صلى الله
عليه وسلم لاجل هواه او متبوعه او شانئه او امير
او كبيرة - وقد قال الله تعالى - قل ان كنتم تحبون الله
فاتبعونى يحببكم الله -

فاعطيناك الكوثر مفرسته وتسلية تقبل قرة فى
قلبه صلى الله عليه وسلم وقلب خلفائه ويزيل الجبن
عن انفسهم ليمكنهم الاشتغال بالاقدار على تكفير من
خالفهم من جميع العالم من كان واظهار البراءة
عن معبودانهم فانظر الهبة العظيمة من الواهب
العظيم ولا شك ان لذة الهبة على قدر الموهب العظيم
فبأى كتاب بعد الله تبغون وباية سنة بعد سنن الله
تقتدون - رأينا دلائلكم واورادكم ووظائفكم -
وتدبرنا كتاب الله وسنة رسوله فما وجدنا شيئا فما
عندكم ينفد وما عند الله باق - فهل ادعيتكم ولو كان الدعاء
الكبير الذى تعرفون معناه ولا يعرف احد من المتكلم
بمثل الفاتحة او تعوذا تكثر كالتعوذ بالمعوذتين - لا والله
بل كلا والله - دلائل الخيرات كتاب الله جل وعلى شانه
والسيف القاطع سيف الله سبحانه والمغنى كلام الله المغنى
بل ما عندكم ليس بقرب بقول الكذاب - انا اعطيناك الجماهر فصل لربك وجاهر ان مبغضك رجل كافر فان لاله
والترتيب فيها اخذ من هذه السورة -
قال الله تعالى اولم يكفهم انا انزلنا اليك الكتاب يتلى
عليهم ان فى ذلك رحمة وذكرى لقوم يؤمنون - تمت بحمد
الله وحوله وقوته ومنته واحسانه والحمد لله رب العلمين ○

کی مخالفت کی مثال میں آریہ لیکھرام کو دیکھو اور نصاریٰ کے شیطان آتھم کو دیکھو اور لدھیانہ کے سعد اللہ ابتر کو دیکھو
ہر ایک اپنے گناہوں کے بدلے میں پکڑا گیا۔ اور اپنے بدلے کو پا لیا الا ہما۔
اور ان کے سوائے اور بھی سب دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے خلفا کے ہر ایک خیر سے ابتر اور
بے نصیب ہیں اور ان کا ذکر خیر کیا جانا بند ہو جاتا ہے اور ان کا اہل اور مال سب ابتر ہو جاتا ہے اور
دین اور دنیا میں نقصان پذیر ہوتا ہے۔ ان کی حیاتی اور ان کی صحت اور ان کی فرصت سب
ابتر ہوتی ہیں وہ ان چیزوں سے نہ دنیا میں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور نہ دین میں - ان کے
کان ایسے نہیں رہتے کہ وہ خیر کی بات سن سکیں ❊
اور نہ ان کو ایسی بصیرت نصیب ہوتی ہے کہ اللہ کو دیکھکر اللہ تعالیٰ کی محبت معرفت اور
ایمان میں ترقی کر سکیں اور وہ اس بات سے محروم رکھے جاتے ہیں کہ انکا کوئی ناصر اور مددگار ان کے
اعمال صالح میں ہے ہو اور اس بات سے محروم ہوتے ہیں کہ ایمان کی شیرینی کو چکھ سکیں اور اگرچہ وہ لوگوں میں ہیں
تاہم ان کا دل جنگل میں بھاگے ہوئے آوارہ کی طرح کیا ہوتا ہے۔ یہی جزا ان لوگوں کو ملتی ہے جنہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کے ساتھ عداوت کی اور اپنی حرص و ہوا کی پیروی کی سب
کا حال یہی ہوا خواہ وہ بڑا تھا یا چھوٹا تھا۔ امیر تھا۔ یا غریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
ان لوگوں کو کہدو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا
تمہارے ساتھ محبت کریگا۔

پس ہمنے تجھے کوثر عطا کی ہے پہلے سے اور تسلی کے لئے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دل کو اور آپ کے خلفاء کے دل کو قوت دی اور انکے نفسوں سے کمزوری کو دور کیا گیا تا
کہ ان کو اس امر پر قوت عطا کی جائے کہ اپنے مخالفوں کی تکفیر کریں خواہ وہ دنیا جہان میں کوئی
ہو اور کہیں ہو۔ اور انکے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کریں پس دیکھو کہ یہ کتنی بڑی بخشش
ہے جو بڑے صاحب بخشش کی طرف سے ان کے حصہ میں آئی۔ اور اس میں شک نہیں
کہ اس موہبت کی عظمت اس ذات کی قدر کے مطابق ہے جو موہبت عظیم ہے پس اللہ
کی کتاب کے بعد تم کس کتاب کو چاہتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے بعد تم کس سنت
کی پیروی کرتے ہو۔ ہم نے تمہارے دلائل اور تمہارے اوراد وظایف دیکھے ہیں -
اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور اسکے رسول کی سنت میں تدبر کیا ہے پس ہمنے کوئی شے اس
سے بہتر نہیں پائی جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جانیوالا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے وہ بڑی سی بڑی
دعا لکا لو جسکے تم معنے جانتے ہو مگر کوئی دعا تم فاتحہ کی مانند نہ پاؤگے اور نہ کوئی تعوذ تم معوذتین کے
برابر پا سکوگے - ہرگز نہیں بلکہ میں قسم کہاتا ہوں - کہ ہرگز نہ پاؤگے
دلائل الخیرات تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب ہی ہے اور قطع کرنیوالی تلوار اللہ تعالیٰ جل سبحانہ کی تلوار
ہے اور غنی کرنیوالی تو اللہ تعالیٰ ہی کی کلام مغنی ہے بلکہ تمہارے پاس تو اسکے قریب بھی نہیں جو کذاب
نے ایک قول گھڑا تھا۔ اور کہا تھا ہمنے تجھے ہی عطا کئے ہیں پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور جہر کر
تیرا بغض رکھنے والا کافر ہے اس الفاظ اور ترتیب اسی سورت سے نقل کی گئی ہے اور بموقع و محل الفاظ
لگا کر ایک سورۃ بنالی گئی ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انکے واسطے یہ کافی نہیں کہ ہمنے تجھ پر ایک کتاب نازل کی ہے جو ان پر پڑھی
جاتی ہے اس میں مومنوں کے واسطے رحمت اور نصیحت ہے
اللہ تعالیٰ کی حمد اور مدد اور قوت اور احسان کے ساتھ تفسیر سورہ کوثر کا حصہ پورا ہوا جو حضرت مولوی
نور الدین صاحب کے قلمی مسودہ سے نقل کیا گیا اور ترجمہ کیا گیا ہے اور ترجمہ کرکے آپکو دکھلا لیا گیا ہے ❊ والحمد للہ رب العلمین

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچ - سچ - کان کھولو اور سنو

مسیحا سے جب تک صفائی نہ ہو گی
بلاؤں سے ہرگز رہائی نہ ہو گی

بھلوں کو بُرا کہنا اچھا نہیں ہے
برائی سے سُن لو بھلائی نہ ہو گی

خدا کے ہیں مرسل مسیحا موعود
بغیر ان کے اب حق نمائی نہ ہو گی

اگر تم نہ مانو گے اس کی نصیحت
وہ آئے گی شامت کہ آئی نہ ہو گی

یہ سن لو ارے وقت ہیں آنیوالے
وہ پاؤ گے تکلیف پائی نہ ہو گی

ہیں طاعون سے اب تو ڈبوے جائے
مگر اس سے جب کچھ صفائی نہ ہو گی

تو حق اپنی چمکار دکھلائے گا اور
کہ پہلے کبھی بھی دکھائی نہ ہو گی

خدا کے نشانوں کی تحقیر کرنا
سنو اس میں کچھ بہتری نہ ہو گی

چلو اب نہ بے راہ جب راہ نما ہے
پھر ایسی کبھی راہ نمائی نہ ہو گی

دکھاتے ہیں وہ راہ تم کو مسیحا
کسی نے کبھی جو دکھائی نہ ہو گی

مذاہب میں باہم وہ جنگ و جدل ہو
کہ ایسی کبھی پھر لڑائی نہ ہو گی

چلاتے ہیں وہ تیغ اس میں مسیحا
کہ ایسی کسی نے چلائی نہ ہو گی

پھرے بھاگتا ان سے ہر سو ہے باطل
ہے وہ مار کھائی کہ کھائی نہ ہو گی

مرا ابن مریم ہُوا زندہ اسلام
اب آگے کو اس کی خدائی نہ ہو گی

یہ اسلام کے غالب آنے کے دن ہیں
کسی کو بھی اس پر بڑائی نہ ہو گی

مسیحا کو نصرت ملیگی وہاں سے
کہ منکر کو وان تک رسائی نہ ہو گی

خدا بگڑی اُمت بنائے گا ایسی
کہ بگڑی ہوئی یوں بنائی نہ ہو گی

تمہارے بھلے کی یہ باتیں ہیں ساری
کبھی ایسی پر خیر خواہی نہ ہو گی

ابھی وقت ہے چھوڑ و بغض و تعصب
سلامت رہو گے تباہی نہ ہو گی

مسلمان مسلمان مسلمان بنو تم
قیامت کے دن روسیاہی نہ ہو گی

ملے گی سعادت تمہیں دو جہان کی
وہ پاؤ گے عزت کہ پائی نہ ہو گی

کرو دین کی خدمت مسیحا کی مانو
بغیر اس کے حاجت روائی نہ ہو گی

یہ مطلب کی ہیں باتیں کام آنیوالی
کہاں تو جگ ہنسائی نہ ہو گی

نہیں باز آتے تو سچ مجھ سے سن لو
کہ ایسی کسی نے سنائی نہ ہو گی

دعائیں کرو لاکھ تم سر کو پیٹو
بجز ان کے مشکل کشائی نہ ہو گی

دیگر

(اور سُن لو)

صادقوں کو کاذبوں کے ہیں یہ جھٹلانیکے دن
اس لئے حق نے کہا ہیں زلزلہ آنیکے دن

غافلو! تم حق کے فرمانے سے ہو ناراض کیوں
حسب حالت میں تمہارے جب غضب لانیکے دن

تمکو باطل کی حمایت پر ہے جب ناز اس قدر
حق کو ہیں حق کی حمایت پر اترانے کے دن

حق و باطل کا ہوا اتنا ہے جب جھگڑا دراز
اس تنازعہ کے ہیں آخر فیصلہ پانیکے دن

شوخیاں اچھی نہیں اے قوم مسلمان ان دنوں
سنت پیشینیاں میں یاد ہیں لانے کے دن

دیکھ لو اعمال خود آئینہ قرآن سے
کیا یہ وہ اسلام ہے جس پر ہیں اترانیکے دن

زلزلے آتے رہے بے شک یہی بات ہے
کاذبوں کے ہیں الٰہی میں پھر سزا پانیکے دن

صادقوں نے جان دیدی صدق کو زندہ کیا
کذب مرجاتا ہے پھر کاذب کے مرجانیکے دن

کہتے ہیں خس کم جہان پاک اک مثل مشہور ہے
ہیں خس و خاشاک کے اب دور ہو جانیکے دن

خود نظر آئیگا جب امت بنی خیر الامم
اب چلو آتے ہیں اُمت کے سُدھر جانیکے دن

اپنی حکمت اور آرادے سے خدا کرتا ہے کام
اب بہی دن تھے مسیحا کے اتر آنے کے دن

انتظاری سے بڑھیگی بے قراری اے عزیز
مرنے والا مر گیا اپنے مرجانے کے دن

خطۂ کشمیر جس کو کہتے ہیں جنت نظیر
اس کا مدفن بن چکا ہے دفن ہو جانیکے دن

دوستی مردوں سے ہو اور زندوں سے بیر
آچکے پھر ایسی باتوں سے فلاح پانیکے دن

حق کو خوش کرنے کی راہیں تم کو دکھلائی گئیں
بعد صدیوں کے لے تھے یہ رضا پانیکے دن

صلح کے ایام ہیں دیں حق نے تم کو ہفتیں
ہیں یہ گمراہوں کو راہ راست پر لانیکے دن

زندگی پاؤ کلام حق سے اے مردہ دلو
ورنہ پچھتانا پڑیگا تم کو مرجانے کے دن

ان دنوں کی قدر کرنا بات دانائی کی ہے
عقل دکھلاؤ کہ ہیں یہ عقل دکھلانے کے دن

تیرگی نفس سے سمجھے ہو جس کو روشنی
اب مسیح پاک سے ہیں روشنی پانے کے دن

نفس کا جنجال ہے جس کو سمجھتے عیش ہو
چھوڑ دو اس عیش کو لائیگا دکھ پانیکے دن

تم کو قرآن سے ہے ملتی جب حیات طیبہ
کیوں نہیں پاتے اُسے جب اس کے ہیں پانیکے دن

تم سے حامد کی یہ ہے اک ناصحانہ التماس
ورنہ سمجھائے گا خود وہ یار سمجھانیکے دن

نظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(از تصنیف منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر احمدی بدایونی محرر جنگی نجیب آباد)

جو مضطر صاحب نے نہایت دردناک لہجہ میں ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود کے حضور مسجد مبارک میں سنائی اور آپ نے پسند فرما کر حکم دیا کہ درج اخبار کی جاوے۔

شکر کرتا ہوں شکر اس کا جس نے یہ دن دکھایا
جو مدعا تھا میرا وہ آج میں نے پایا

برسوں پھرا بھٹکتا میں جس کی جستجو میں
جس کی طلب میں کیا کیا رنج و الم اٹھایا

خواہش میں جس کی ہر دم جان حزیں تھی بیکل
پہلو میں دل بھی کیا کیا تڑپا و تلملایا

آنکھیں تھیں جس کی خواہاں دل جس کو ڈھونڈتا تھا
جس آرزو میں میں نے مطلق نہ چین پایا

امید جس کا اب تک دیتی رہی سہارا
وہ وقت دیکھ مضطر آیا قریب آیا

وہ درد دعائیں جس کی خالق سے مانگتا ہے
اپنوں سے ہو گیا ہے جس کے لئے پرایا

کر صبر تیرا مقصد ہو گا ضرور حاصل
مشہور ہے جہان میں ڈھونڈا ہے جس نے پایا

یعنی یہ تھی تمنا دار الامان پہونچوں
شوق حصول زیارت تھا اپنا رنگ لایا

جس کیلئے تھی مضطر مضطر کی جان مضطر
حسرت ہوئی وہ پوری حاضر غلام آیا

آنکھوں کو میری دولت آج ہوئی وہ حاصل
جس چاند نے تھا مجھکو شام و سحر رلایا

مانتا ہوں دل سے ایمان ہے یہ میرا
مرسل ہیں آپ حق کے جو حق تھا کہہ سنایا

بے شک ہیں آپ عیسیٰ بے شک ہیں آپ مہدی
وہ آپ ہیں بلا شک تھا جس کا حکم آیا

بے شبہ آپ ہیں وہ جس نے جہاں میں آکر
وحدت کو دی ترقی بدعات کو مٹایا

معدوم ہو چکا تھا اسلام ہی جہاں سے
مخلوق نے دلوں سے خالق کو تھا بھلایا

چالاکیوں پر اپنی کرتے تھے ناز کیا کیا
خواہش نے مال و زر کی دنیا میں تھا پھنسایا

اسباب ظاہری پر تھا اُن کو زعم کیسا۔
اس شرک نے دلوں میں تھا سب کے دخل پایا۔

غیظ و غضب تعصّب کبر و غرور و نخوت
حرص و ہوس عداوت ہر دل میں تھا سمایا

ظلم و زنا خیانت فسق و فجور و غفلت
رنج و ملال و نکبت چاروں طرف تھا چھایا

مامور ہو کے حق کے آئے ہیں آپ جب سے
اُن سب کا کذب توڑا سیدھا چلن بتایا

کیا تاب ٹھہریں منکر آکر مقابلہ میں
جو جو ہوا مقابل نیچا اُسے دکھایا

جو چاہیں کہلیں دشمن تیرا ہے بول بالا
کس نے ہے خاک اڑا کر مُنہ چاند کا چھپایا

بتلائے کوئی مجھکو کیا آپ کا بگاڑا
آخر مخالفوں نے سر اپنا ہی تو کھایا۔

ڈوئی نہ تاب لایا۔ حسرت سے اور دُکھ سے
ناکام ہو کے آخر مُنہ خاک میں چھپایا

غارت ہوا قصوری بڑھ بڑھ کے بولتا تھا
اللہ نے دشمنی کا اسکو مزا چکھایا

کیا سوچتے ہیں منکر یہ خوب یاد رکھیں
پکڑیگا اُس کو خالق جس نے ہے حق چھپایا

روحانیت سے خالی دل ان کے ہیں سراسر
لاکھوں نشان دیکھے جھوٹا مگر بتایا

مانیں نہ مانیں منکر پر آپ نے تو اُن پر
اتمام کر دی حجت حق کی طرف بلایا

مرزا غلام احمد ہیں پیشوا ہمارے
ہم کو طریقہ سچا اسلام کا سکھایا

عیسیٰ کا آسماں سے آنا ہے غیر ممکن
مانو کہا ہمارا آنا تھا جس نے آیا

پیارے مسیح دوراں کیا آپ کو سناؤں
جب مخالفوں نے اخفر کو ہے ستایا

کی ترک ظالموں نے رسم سلام مجھ سے
گمراہ نام رکھا کافر مجھے بتایا

سرگرم رات دن ہیں ایذا رسانیوں میں
اپنے کرم سے مجھکو اللہ نے بچایا

آتا ہے لطف مجھکو اب تو جفاؤں میں
پایا ہے لطف جو کچھ وہ آپ ہی سے پایا

یارب یہ ہے تمنا اس مضطر حزیں کی
سر پر ہو تا قیامت بس تیرا ہی سایا

بقیہ ڈائری

مہمان کا حق ۲۳ مارچ ۱۹۰۷ء سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے۔ اسواسطے میں اُس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

بے تحقیق فتویٰ فرمایا۔ خدا کی قدرت ہے کہ ہمارے سلسلہ کے متعلق علماء زمانہ نے بے دیکھے سمجھے فتویٰ دیدیا اور ہم کو نصاریٰ سے بھی بدتر لکھا۔ ان کو چاہیئے تھا کہ پہلے ہمارے حالات کی تحقیقات کرتے۔ ہماری کتابیں اچھی طرح سے پڑھ لیتے۔ پھر جو انصاف ہوتا وہ کرتے تعجب ہے کہ یہ لوگ ابتک اسلام کی حالت سے غافل ہیں۔ گویا ان کو معلوم ہی نہیں کہ اسلام کس شکنجہ میں پڑا ہے۔ اسلام کی اندرونی حالت بھی اس وقت خراب ہے اور بیرونی حالت بھی خراب ہو رہی ہے۔

وفات مسیح سارا زور اِن لوگوں کا اسبات پر ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ نہیں سوچتے کہ یہ بات تو قرآن شریف میں لکھی ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر شہادت دی ہے کہ میں ان کو مردوں میں دیکھ آیا ہوں۔ قرآن شریف میں پہلے توفی کا لفظ ہے اور رفع اُس کے بعد ہے۔ پھر یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ کے زندہ ماننے میں اسلام کو کیا فایدہ حاصل ہے۔ سوائے اسکے کہ عیسائیوں کے جھوٹے خدا کو ایک خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے اور عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو خدا بنا لیتے ہیں۔ اور جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دیکر عیسائی بنا لیتے ہیں۔ یسوع کو زندہ ماننے کا یہ نتیجہ ہے کہ ایک لاکھ مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا ہے۔ یہ نسخہ تو آزمایا جا چکا ہے۔ اب چاہیئے کہ دوسرا نسخہ بھی چند روز آزما لیں۔ جو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے تھے قاعدہ ہے کہ جب ایک دوائی سے فایدہ حاصل نہ ہو تو انسان دوسری کو استعمال کرتے ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ عیسائیت کو مٹانے کے واسطے اس سے بڑا اور کوئی ہتھیار نہیں کہ جس وجود کو وہ خدا بناتے ہیں اُسے مردوں میں داخل ثابت کیا جاوے۔ پہلے پادری لوگ قادیان میں بہت آیا کرتے تھے۔ اور خیموں میں ڈیرے لگاتے تھے اور وعظ کیا کرتے تھے۔ مگر جب سے ہم نے یہ دعوے کیا ہے انھوں نے قادیان آنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ایسا ہی لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بڑے مجمع میں مسیح کی زندگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک بڑا لیکچر دیکر حضرت مسیح کی فضیلت آنحضرت پر ثابت کرنی چاہی تھی۔ تب کوئی مسلمان بھی اُس کا جواب نہ دے سکا لیکن ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب نے اٹھکر جواب دیا اور کہا کہ قرآن شریف اور انجیل ہر دو سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے معجزات دکھانے والے ابتک موجود ہیں۔ اس سے بشپ لاجواب ہو گیا اور اُس نے ہماری جماعت کے ساتھ گفتگو کرنے سے بالکل گریز کیا۔ ہمارے اصول عیسائیوں پر ایسے پتھر ہیں کہ وہ ان کا ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔ یہ مولوی لوگ بڑے بدقسمت ہیں جو ترقی اسلام کی راہ روکتے ہیں۔ عیسائیوں کا تو سارا منصوبہ خود بخود ٹوٹ جاتا ہے جب کہ ان کا خدا ہی مر گیا تو پھر باقی کیا رہا۔

وقت بہار اسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گذارے ہیں اب اُس کا خزاں گذر چکا ہے اور اب اُسکے واسطے موسم بہار ہے۔ ان مع العسر یسرا۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ مگر مُلاں لوگ نہیں چاہتے کہ اسلام اب بھی سرسبزی اختیار کرے۔ اسلام کی حالت اس وقت اندرونی بیرونی سب خراب ہو چکی ہوئی ہے۔ ظاہری سلطنت اسلامی جو کچھ ہے وہ بھی نہایت ضعف کی حالت میں ہے اور اندرونی حالت یہ ہے کہ ہزاروں گرجاؤں میں جا بیٹھے ہیں۔ اور بہت سے دہریہ ہو گئے ہیں۔ جب یہ حالت اسلام کی ہو چکی تو کیا وہ خدا جس کا وعدہ تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون۔ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں کیا وقت نہیں آیا کہ اب بھی اسلام کی حفاظت کرے۔

صدی کا سر فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ کی یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں کہ اس صدی کے مجدد کو نہیں مانتے۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ

ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا۔ صدی سے ۲۵ سال گذر گئے۔ یعنے پورا چوتھا حصہ صدی کا طے ہوگیا ہے اب بتائیں کہ وہ مجدد کون ہے اور کہاں ہے۔ ہم سے پہلے سب لوگ اس مجدد کے منتظر تھے بلکہ صدیق حسن خان کا یہ خیال تھا کہ شاید مَیں ہی بن جاؤں اور عبد الحی لکھنو کے والے کا بھی ایسا ہی خیال تھا۔ مگر اپنے خیال سے کیا بنتا ہے۔ جب تک خدا کسی کو نہ بنائے کون بن سکتا ہے۔ جسکو خدا تعالےٰ کسی کام پر مامور کرتا ہے وہ اُس کو عمر عطا کرتا ہے۔ اُسے اُس کے کام کے واسطے توفیق عطا کرتا ہے اُس کے لئے اسباب مہیا کرتا ہے۔ دوسرے لوگ اپنے خیال میں ہی مرکھپ جاتے ہیں۔ اور اِن سے کچھ بن نہیں سکتا۔ کوئی جھوٹا تحصیلدار بھی بنے تو دو چار روز کے بعد گرفتار ہوکر جیل خانہ میں چلا جاتا ہے چہ جائے کہ کوئی خدا کی طرف سے مامور اپنے آپ کو کہے حالانکہ وہ مامور نہ ہو۔

امام

ذکر ہوا کہ چکڑالوی کا عقیدہ ہے کہ نماز میں امام آگے نہ کھڑا ہو بلکہ صف کے اندر ہوکر کھڑا ہو۔ فرمایا۔ امام کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ وہ آگے کھڑا ہو۔ یہ عربی لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں وہ شخص جو دوسرے کے آگے کھڑا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ چکڑالوی زبان عربی سے بالکل جاہل ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ

۹ مارچ ۱۹۰۹ء فرمایا کہ ڈوئی کے ساتھ کوئی ہمارا ذاتی جھگڑا نہ تھا بلکہ وہ مذہب عیسوی کا اس زمانہ میں ایک ہی پیغمبر تھا اور تمام دُنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے واسطے دعا اور کوشش میں مصروف تھا۔ پس اُس کی ہلاکت سے اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ ہوگیا ہے۔ وہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود خنزیر کو قتل کریگا وہ خنزیر یہی ڈوئی تھا۔ اور اتنا بڑا آدمی تھا کہ اُس کے مرنے کی تاریں فوراً تمام دنیا میں دی گئی تھیں۔ اور صدہا اخباروں میں اُس کا ذکر چھپا کرتا تھا اور سب لوگ اُسے بخوبی جانتے ہیں۔ لیکھرام وغیرہ کے حالات تو اسی ملک میں محدود تھے اور ممکن ہے کہ انکی متعلق پیشگوئی اور پھر ان کی موت کی خبر ان ممالک میں نہ پہنچی ہو مگر اس کے متعلق کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ لیکھرام تو صرف پنجاب اور بعض علاقجات ہند میں مشہور تھا ورنہ ایک گمنام اور بے نشان آدمی تھا لیکن ڈوئی کے نام اور حالات سے یورپ اور امریکہ کے بادشاہ بھی واقف تھے اُس نے ایک دفعہ دنیا کے گرد دورہ کیا تھا۔ اور ہند کے جزیرہ سیلون میں بھی آیا تھا جو شخص ایسے عظیم الشان نشان کا بھی انکار کرے وہ بہت ہی بے حیا ہوگا اور اُس کا جُرم قابل عفو نہ ہوگا۔ قدرت خدا اُدھر ڈوئی مرا اِدھر بذریعہ الہام ہمکو اس کی موت کی خبر دی گئی۔ اور ساتھ ہی الہام ہوا انّ اللّٰہ مع الصادقین۔ یہ اُس مباہلہ کی طرف اشارہ تھا جو اُس کے اور میرے درمیان ہو چکا تھا کہ خدا نے صادق کو فتح دی۔

کیا لیکھرام زندہ ہے

ذکر تھا کہ ایک آریہ کہتا تھا کہ ہم لوگ تناسخ کے قائل ہیں ہم میں کوئی مرتا نہیں۔ اور لیکھرام مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ لیکھرام نے جب خود مباہلہ کیا تھا۔ اپنے پرمیشر کے آگے وید پیش کر کے فیصلہ چاہا تھا کہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور میرے حق میں پیش گوئی کی تھی کہ مرزا صاحب تین سال میں مر جائینگے اور میں نے خدا سے الہام پا کر پیشگوئی کی تھی کہ وہ چھ سال میں مر جائے گا۔ تو پھر جب وہ اس مباہلہ کے نتیجہ میں مر گیا اور اپنی موت سے خود شہادت دے گیا کہ اسلام سچا ہے اور وید جھوٹے ہیں تو اب اُس کو زندہ کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اور اگر بہر حال تناسخ ہی درست ہوتا تو پھر بھی کسی کو کیا معلوم ہے کہ وہ کس کیڑے یا چرندے یا چار پائے کی جون میں ہے اور کس عذاب اور دکھ میں گرفتار ہے۔

کن ویدوں پر آریہ عاشق ہو

فرمایا تعجب ہے کہ آریہ لوگ ویدوں کے کیوں شیدائی بنے پھرتے ہیں۔ نہ اُن میں کوئی معجزہ ہے۔ نہ کوئی نشان ہے نہ کوئی عمدہ تعلیم ہے۔ بلکہ ان لوگوں نے اُس کو دیکھا نہیں۔ اُس کو پڑھا نہیں ان کے بڑے بڑے پنڈت اس کے فہم سے قاصر ہیں۔ کیونکہ اول تو سنسکرت خود مردہ زبان ہے پھر ویدوں کی سنسکرت اور بھی نرالی ہے۔ باوجود اس قدر جہالت کے یہ لوگ شوخیاں دکھلاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ شوخی اچھی نہیں ہوتی اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ اپنی شوخیوں سے ہی آدمی مارا جاتا ہے۔

کثرت ملاقات کے برکات

سیالکوٹ کے ایک مولوی صاحب کا ذکر ہوا کہ وہ ایک جگہ مخالف مولویوں کے ساتھ مباحثہ کرنے گئے ہیں۔ فرمایا۔۔۔۔ مباحثات کا حق ان کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ ہماری ملاقات سے بہت تھوڑا حصہ لئے ہوئے ہیں اور ان کو ہماری صحبت میں رہنے کا اتفاق بہت تھوڑا ہوا ہے اور جو ہوا ہے اُس کو بہت مدت گذر چکی ہے۔ یہاں دن رات نئے دلائل پیدا ہوتے ہیں صرف کتابوں کے دیکھنے سے کام نہیں چلتا بلکہ حاضری شرط ہے کیونکہ علم میں دن بدن ترقی ہوتی ہے (حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا)۔ ہاں یہ حق آپ کو پہنچتا ہے کیونکہ آپ کی توجہ دن رات اسی کام کی طرف ہے۔ پُرانی باتیں بھی آپ کے ذہن نشین ہیں اور تازہ باتیں بھی آپکے دماغ میں ہیں۔ اور آپ کو اس سلسلہ کے امور اور دلائل سے اچھی طرح واقفیت ہے۔ جب تک ایسا آدمی نہ ہو جس سے خطرہ ہے کہ لاعلمی کے سبب کہیں ٹھوکر کھائے۔

فری میسن

امیر کابل کا ذکر تھا کہ اُسکے فری میسن ہونے کے سبب اُس کی قوم اُس پر ناراض ہے۔ فرمایا۔ اس ناراضگی میں وہ حق پر ہیں۔ کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسن میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اُس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اُس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے۔

نبی کریم کا سلام

۱۰ مارچ - فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے مسیح موعود کو سلام کہا ہے اور وصیت کی ہے کہ مسیح موعود کو میرا سلام کہہ دینا۔ اب اگر آنے والا مسیح وہی ہے جو آسمان پر نبیوں کے درمیان موجود ہے تو وہ تو خود نبی کریم کے پاس سے ہوکر دُنیا میں آئیگا۔ چاہیئے تھا کہ وہ نبی کریم کی طرف سے سلام لیکر مسلمانوں کے پاس آتا نہ یہ کہ جب وہ یہاں آوے تو اس جہان کے لوگ اُس کو آں حضرت کا سلام پہنچائیں۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ "گھر سے میں آؤں اور خبریں تم سناؤ"۔ آں حضرت کا یہ سلام پیغام صاف بتلاتا ہے کہ وہ اُمت میں سے پیدا ہونے والا ایک شخص ہے جس کی ملاقات آں حضرت کیساتھ نہیں ہوئی۔

ثناء اللہ کی تحریر پر ایک نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی مخدومی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک دوست نے رسالہ الہامات میرزا پر مجھے متوجہ فرمایا تھا۔ جب میں نے اس کو سرسری نظر سے دیکھا تو میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایسی بے جا تحریروں پر ہماری جماعت کے افراد کو متوجہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ قرآن کریم میں داعرض عن الجاھلین کا ارشاد صادر ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ وجہ اس کی یہ ہے کہ مصنف رسالہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ میرزا صاحب کی پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی چاہیئے جن سے ان کی روحانی کدورت اور صفائی کا حال کھل جاوے۔ بادی النظر میں مصنف رسالہ کا یہ قاعدہ انصاف پر مبنی نظر آتا ہے لیکن پیشگوئیوں پر جرح وقدح کرتے ہوئے وہ اس قاعدہ کو ایسے طریق پر استعمال کرتا ہے کہ اس کے درمیان اور ابوجہل ودیگر کفار کے درمیان کوئی فرق نظر نہیں آتا بلکہ بعض سفیہانہ اقوال میں کچھ زیادہ ترقی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ اگر حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کی جانچ اور پڑتال قرآن کریم اور منہاج نبوت کو معیار قرار دے کر کرتا تو بہت مناسب ہوتا۔ مگر اس نے سراسر کفار اشرار کی تقلید کی ہے۔

وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق بعض میرزائی افراد متردد ہو گئے۔ اور یہ نہیں سوچتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بھی صلح حدیبیہ کے متعلق یہی لغو اعتراض شامل رہتا ہے۔

اسی طرح وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کا مخفی رجوع الی الحق معتبر نہیں؟ اور یہ نہیں جانتا کہ قرآن کریم میں یکتم ایمانہ موجود ہے

وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ رجوع اور ہاویہ میں تضاد کا علاقہ ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ ہاویہ کا مطلق لفظ ہاویہ کاملہ و ناقصہ پر مشتمل ہے اور شرط رجوع ہاویہ کاملہ سے متعلق ہے۔

وہ یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ ایک ہی فعل رجوع اور ہاویہ نہیں کہلا سکتا مگر افسوس کہ اس کو لو لا الاعتبارات لبطل الحکمۃ بھی یاد نہیں رہا۔ کیسی صاف بات ہے کہ جب ایک ہی فعل یا شے کے دو مختلف پہلو یا حیثیتیں ہوں تو ہر ایک کے اعتبار سے جدا جدا حکم بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ آتھم کا خوف واضطراب بلحاظ مصائب وآوارگی بذاتہ وہ ہاویہ بھی تھا جو کہ شرط سے معلق نہ تھا اور وہی خوف بلحاظ اعتبار صداقت اسلام رجوع الی الحق بھی تھا۔

لیکھرام کے متعلق بھی اس کی جرح اسی قبیل کی ہے وہ کہتا ہے کہ خارق عادت عذاب کا ہونا لیکھرام کی زندگی کو مستلزم تھا اور یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اگر یہ استلزام صحیح ہے تو بوقت نزول عذاب وہ مقتول ابھی زندہ ہی تھا۔

غرضکہ اسی قسم کے بے ہودہ ہزلیات سے رسالہ مذکور بھرا ہے۔ جس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا ہی بے ہودگی ہے۔

چونکہ رسالہ مذکور کے آخری حصہ میں مصنف رسالہ نے حضرت اقدس کے اعجازی قصیدہ پر نکتہ چینی کی ہے اور وہ نکتہ چینی بھی بعینہ کفار کی طرح کی گئی ہے مگر ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ بوجہ ناواقفی یہ خیال کر لیں کہ اس کے وہ اعتراضات شاید کسی علمی طاقت پر مبنی ہوں لہذا اجمالاً ان اعتراضات کے متعلق چند اشارات عرض کرنا چاہتا ہے تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جاوے کہ مولوی فاضل کیا تنگ ظرف اور خام خیال آدمی اور ناقابل خطاب ہے، وہ قصیدہ پر تو اعتراض کرتا ہے مگر یہ خیال نہیں کرتا کہ اگر کاتب کے ذہول سے کہیں قسمی کا بیمی الحکم لکھا گیا ہے تو ایسے بات کو اعتراض کا تختہ مشق بنانا چہ معنے دارد بھلا جس شخص نے اعجازی رنگ میں صدہا فصیح بلیغ عربی کتابیں دنیا میں شائع کی ہوں تو اس کی طرف ایک ادنیٰ اور خفیف سی غلطی کو منسوب حماقت اور نادانی ہے اور ایسے ثقات کا تخطیہ صرف جہالت ہی نہیں بلکہ سخت بے ادبی اور گناہ ہے۔

اعتراض کرنے کے لئے بے ہودہ باتیں بنانا کوئی نئی بات نہیں۔ کفار کا قدیم سے یہی طریق ہے۔ مگر فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ کی تحدی کا عہدہ برآ ہونا محال اور ناممکن ہے۔

امرتسری منکر کا یہ عذر کہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر عربی نویسی کا کام کوئی مشکل نہیں۔ اگر ہم کو اسباب۔ منشی۔ پریس وغیرہ میسر ہوتا تو ہم بھی کر دکھاتے یہ بات بعینہ ایسی ہے جیسا کہ کفار اشرار نے لو نشاء لقلنا مثل ھذا کہہ دیا تھا۔

عجیب بات ہے کہ جس قسم کے اعتراضات کفار اشرار نے حماقت سے قرآن کریم پر کئے ہیں بعینہ اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ کمزور اعتراض میاں ثناء اللہ صاحب نے اعجازی قصیدہ پر کئے ہیں چنانچہ بعض احمقوں نے قرآن کریم پر من حیث اللفظ اعتراض کیا ہے کہ مقالید جمع اقلید کی ہے اور یہ کلید کا معرب ہے، اور استبرق، ستبر کا معرب ہے، اور سجیل سنگ گل کا معرب ہے، حالانکہ قرآن کریم بلسان عربی مبین کا دعویٰ کرتا ہے اور من حیث الاعراب ثناء اللہ کی طرح یہ اعتراض کیا ہے کہ ان ھذان لساحران میں ھذین اور المقیمون چاہیئے۔ پہلے مسئلہ میں اسم انّ پر معطوف قبل از مضی جملہ ہے۔

قواریرا قواریرا۔ سلاسلاً۔ اغلالاً میں منع صرف ضروری تھا اور یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ آیات متشابہات گول مول موجب اغوا خلق ہیں جیسا کہ ثناء اللہ کہتا ہے کہ میرزا جی کے الہام گول مول ہوتے ہیں۔ اور ایک اعتراض یہ بھی ہوا ہے کہ تکرار لفظی اور معنوی دونوں معیوب اور قرآن کریم میں موجود ہیں۔ بے فائدہ بار بار فبای آلاء ربکما تکذبان اور مضامین کا تکرار ہے۔ اور جیسا کہ مولوی ثناء اللہ آتھم کی پیشگوئی میں تناقض بتلاتا ہے۔ ایسا ہی ثناء اللہ کے عینی بھائی۔ قرآن کریم پر تناقض کا عیب لگاتے ہیں۔ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان۔ ولا یسئل عن ذنوبہم المجرمون۔ اور پھر فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین ہیں اور لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید اور ثم انکم یوم القیمۃ تختصمون۔

اور اس سے بڑھ کر ان نادان مولوی فاضلوں نے قرآن کریم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وما علمناہ الشعر کا دعویٰ درست نہیں۔ قرآن مجید میں اشعار ہیں۔ چنانچہ

بحر طویل صحیح ۔ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔
فعولن۔ مفاعیلن۔ فعولن۔ مفاعیلن

بحر طویل مجزو ۔ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم۔ فعلن مفاعیلن فعولن۔ مفاعلن۔

بحر مدید۔ واصنع الفلک باعیننا۔ تقطیع اس کی کر لو

بحر بسیط۔ لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً " " "

بحر وافر۔ ویخزہم وینصرکم علیہم ویشف صدور قوم مومنین۔ " " "

بحر کامل - واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم
تقطیع اس کی کرلو۔

بحر ہزج - تاللہ لقد آثرک اللہ علینا - تقطیع اس کی کرلو

اب ہم مولوی ثناء اللہ سے نہایت متانت کے ساتھ دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ کے اعتراض اسی قبیل سے نہیں کہ جس قبیل سے ان نادان اور کج فہم منکرین کے اعتراضات ہیں بلکہ اگر نظر غور و تعمق سے دیکھا جاوے تو آپ کی نکتہ چینی زیادہ قابل افسوس ہے بجائے اس کے کہ آپ میرزا جی کی غلطیاں نکالتے۔ آپنے اپنی سادہ لوحی اور تنگ ظرفی کا اظہار کیا۔

فکنت کالساعی الی مثعب
موائلاً من سبل الراعد

۱ مواھب الرحمٰن میں ثلاثۃ ھماً پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ثلاثۃ کی تمیز جمع مجرور ہونی چاہئیے۔ منصوب کیوں ہے - ج اور کچھ نہیں تو کم از کم مفصل زمخشری کو دیکھو۔ وقد قالوا ثلاثۃ اثوابا ۱۲ قال الشاعر - اذا عاش الفتیٰ مأتین عاماً - فقد ذھب اللذاذۃ والفتاءُ

۲ جریدۃ - تسمی الحکم مندرجہ مواھب تسمی چاہئیے کیونکہ جریدہ مونث ہے۔

ج - ایک فصیح شاعر کا شعر جس سے رضی نے استشہاد کیا ہے یہ ہے فلا مزنۃ ودقت ودقھا ولا ارض ابقل ابقالھا۔ آپ بھی غالباً جانتے ہوں گے کہ لفظ ارض مونث ہے پھر ابقلت کیوں نہ کہا اور اگر ارض کی تاویل مکان کر دوگے۔ تو جریدۃ کی تاویل کتاب ہے۔

۳ قصیدہ اعجازیہ سے بہت سے اشعار نقل کر کے یہ بتایا ہے۔ کہ قصیدہ کا مجری مرفوع ہے جیسا ایا ارض مد قد دفاک مدمرُ اور پھر بعض اشعار میں رفع سے کسرہ کی طرف انتقال کرنا پڑتا ہے اور بعض اشعار میں رفع سے فتحہ کی طرف۔ اور پہلے قسم کا عیب قافیہ میں اقواء کہلاتا ہے اور دوسری قسم کا اصراف یا اسراف۔ ۔ ۔ ۔

ج - مفصل اور مبسوط کتابیں اگر نہیں پڑھ سکتے۔ تو رسالہ عروض با قافیہ صفحہ ۴۳ - جہاں عیوب قافیہ کو ذکر کر کے لکھا ہے کہ ھذہ العیوب واجبۃ الاجتناب غیر الاقواء فانہ جایز۔

اور پھر الوشاح شرح عروض المفتاح میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
لکن الثالث مذھب یونس وسیبویہ فیشمل الاصراف ایضاً قال ابن القطاع اما المرفوع مع المجرور

نکیثوجدا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وجوزہ ابن جنی مع استقباحہ وھو مع کثرتہ حتی قال الاخفش لا یکاد یسلم منہ شاعرٌ ۱۲

اخفش جیسا امام لایکاد یسلم منہ شاعر کا فتوی دیتا ہے تو کسی بزاخفش کی نکتہ چینی کیا وقعت رکھتی ہے۔

۴ وان تضاء اللہ ما یخطی الفتی
لہ خافیاتٌ لا یراھا مفکرٌ

اس شعر میں سقم معنوی تبلایا ہے کیونکہ مفکر کا کام رویت نہیں بلکہ فکر ہے۔

ج - ولما سکت عن موسی الغضب اس میں یہ کہدو کہ غضب کا کام سکون ہے سکوت نہیں۔ اور انا لما طغی الماءُ۔ میں پانے کا کام علو اور ظفر ہے طغیان نہیں۔ اور عذاب یوم عقیم میں عقیم یوم کے مناسب نہیں بلکہ التی لا تجی بولد کے مناسب ہے۔ اور والصبح اذا تنفس۔ صبح کا کام انتشار ہے اور لا تجعل یدک مغلولۃ - اتہ کام امساک غیر مشاہد ہے۔ غل مشاہد نہیں۔

واذا غربت تقرضھم ذات الشمال۔ سورج کا کام قرض نہیں۔

اسی طرح محاورات عرب ہذا جناح الحرب۔ وقلبہا وھولاء رؤس القوم وعیونہم وھذا انف الجبل وبطن الوادی ۔ ۔ ۱۲

ناظرین یہ ہے نمونہ مولوی فاضل صاحب کی علمی وسعت کا اس کندۂ ناتراش کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ فصحاء اور بلغاء مبالغہ کی تراکیب کو کس کس پیرایہ میں ادا کرتے ہیں۔

۵ ومالک تختار السعیر وتشمر حال ہے اور اس پر واو غلط ہے کیونکہ کافیہ میں لکھا ہے والمضارع المثبت بالضمیر وحدہ۔

ج - صرف کافیہ پڑھ کر آپ شیخ چلی بن گئے حالانکہ رضی میں صاف لکھا ہے۔ وقد سمع قمت واصک وجھہ وذلک لانہا اما حملۃ وان شابھت المفرد واما لانہا بتقدیر وانا اصک فتکون اسمیۃ تقدیراً (۲) تو کم از کم وانت تشمران پیئے۔

۶ نری برکات نزلوھا من السماء میں نزلوا کا فاعل مذکور نہیں۔ یہ سقم معنوی ہے۔

ج - یترک ذکر المسند الیہ اذا کان المسند لا یصلح الا لہ حقیقۃ ۱۲

برکات کا نازل کرنیوالا اذہان میں منحصر و مرکوز ہے۔ اس کی نظیر مفعول میں انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

۷ ویھدی الی اسرارھا وینفس - مرجع ضمیر اللہ کو بنایا ہے۔

ج - یہ آپ کو کس نے کہا۔ مرجع ضمیر مصدر غیر صریح ہے اس مسئلہ کو شرح ملا جامی میں دیکھ لو۔

(باقی آیندہ - انشاء اللہ تعالیٰ)

نوٹ - مجھے تو امید نہیں کہ اب بھی مولوی فاضل کچھ شرم و حیا سے کام لیں۔ کیونکہ اب اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ اور خاصہ ہماشمت پر عمل ہوگا۔

کمترین خادم حضرت مسیح موعود عبد اللہ احمدی
ملک کشمیر شوپین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صحیح خلاصۃ الطبیعت - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

نظام الدین صاحب - سیٹری کلاں - ضلع گوجرانوالہ
صدر الدین صاحب - شنکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں صمندا صاحب 〃 〃 〃
حافظ حسن دین صاحب 〃 〃 〃
احمد شاہ صاحب 〃 〃 〃
میاں دین محمد صاحب 〃 〃 〃
ہاجرہ بی بی 〃 〃 〃
میاں الٰہ بخش صاحب 〃 〃 〃
جیون بی بی 〃 〃 〃
میاں عبد العزیز صاحب 〃 〃 〃
غلام قادر صاحب کریم پور - ضلع جالندھر
میاں محمد علی صاحب پوسٹ مین راؤ خانانوالی (لائل پور)
لال دین صاحب سوہدیکے گوہرانہ ڈاکخانہ چونڈہ کا سیالکوٹ)
جلال الدین صاحب 〃 〃 〃
میاں مہر رمضان صاحب 〃 〃 〃
میاں دولا صاحب 〃 〃 〃
روشن دین صاحب 〃 〃 〃
سکر دین صاحب 〃 〃 〃

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ - حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس سے تمام مذاہب باطلہ پہ اتمام حجۃ کردی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوش خط چھپائی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے - اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے	[illegible]
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں درج ہیں اور ایسے طریق پر چھپائی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمیں ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی - اس کے دوسو صفحے ہیں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے صرف اب موقعہ ہے -	[illegible]
الوصیۃ " " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں -	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر - جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں دیا ہے -	۲ر
جنگ مقدس " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ جس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے -	۸ر
نورالدین - مصنفہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب - بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸ر
جام شہادت - مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	ر
نظم مستورات	پنجابی نظم	ر

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق ۶
شرح تہذیب الکلام عا
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض ۵ر
الہدیۃ السعدیہ مسیح موعود کے بارہ میں و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ
مصریین و غزالی و ابن العزلی والاشعری

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے - نورالدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید - معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں - شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہان ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمادیں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی - اور پھر فیصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر -

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت بمبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۲ر علیحدہ لیکن خریدار دکھو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی - درثمین بے جلد ۶ر مجلد ۸ر - والسلام - مینجر

رسید زر

۱۱ - مارچ سنہ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۹۰ احسن محمد خان صاحب	عہ	
۱۱ " " " نمبر ۱۹۴ فضل الٰہی صاحب	عہ	
۱۲ " " " نمبر ۵۵ عبد الغفور صاحب	ے	
۱۲ " " " نمبر ۲۹۶ بابو محمد عمر صاحب	ے	
۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۷ء نمبر ۲۹۴ بابو روشن دین صاحب	ے	
۱۲ " " نمبر ۱۸۴ مستری شہاب الدین صاحب	ے	
۱۲ " " نمبر ۲۶ میر مدثر شاہ صاحب	ے	
۱۲ " " نمبر ۸۷ بابو امام الدین صاحب	ے	